جناب مولانا جمال الدین ایم ۔ اے
علوم اسلامیہ

حقوقِ استاد

حقوق العباد میں سب سے مقدم والدین کے حقوق ہیں۔ ان کے بعد حقوقِ استاد ہیں، جن کا ادا کرنا اسی طرح فرض ہے، جس طرح والدین کے حقوق کا۔کیونکہ استاد روحانی باپ ہے۔ اگر والدین بچوں کو پالتے پوستے ہیں تو استاد اپنے شاگردوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کر کے انہیں خیر و شر سے آگاہ، برائی اور بھلائی سے واقف، حق و باطل، سچ اور جھوٹ سے باخبر کرتا ہے، نیز
قولی و فعلی عبادات سکھا کر انسان کو اللہ تعالیٰ سے روشناس اور واقف کراتا ہے، فطری احوال اور کوائف کا مطالعہ کرا کے ان کے دل و دماغ کو روشن کرتا ہے۔ جسم، روح، دل و دماغ اور ضمیر کو اعلیٰ اور ارفع درجات تک ترقی دیتا ہے۔ خود غرضی اور خود پرستی جیسی مذموم اوصاف سے پاک اور صاف کر کے منکسر المزاج، راستباز، خوددار، دوسروں کا ہمدرد اور غمخوار، وفاشعار، ہر دلعزیز، صابر، قانع، حلیم اور بردبار بناتا ہے۔
دل و دماغ میں آزادی و حریت کے خیالات پیدا کرتا ہے، اشیاء کی ماہیت اور اصلیت کا بہ نظرِ عمیق مطالعہ کرا کے نتائج اخذ کرتا ہے۔ گفتگو کے، کھانے پینے کے، اٹھنے بیٹھنے کے آداب سکھاتا ہے۔ الغرض انسان کو ہر لحاظ سے مکمل انسان بنا دیتا ہے۔ اسی لئے قرآنِ کریم اور حدیثِ پاک میں استاد کی بڑی فضیلت اور بزرگی بیان کی گئی ہے اور صلحاء امت نے جس سے حکمت و موعظت کی ایک بات بھی پڑھی یا سنی ہے، اسے تشکر سے یاد کیا ہے۔

استاد کی فضیلت قرآن میں :

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا"

(پ ۲۲)

یعنی سب انسان ڈرتے ہیں، اللہ سے ڈرنا عقلمندوں کا کام ہے اور وہ علماء اور اساتذہ ہیں۔

"قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔"

(پ ۲۳ رکوع ۲)

"اے محمد ﷺ کہہ دیجئے کہ عالم اور جاہل کیا برابر ہو سکتے ہیں؟"

"يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ۔"

(پ ۸ رکوع ۲)

"اللہ تعالیٰ تم میں سے مومنین اور اہل علم کے درجات بلند کرتا ہے۔"

"استاد کی فضیلت حدیثِ نبوی میں:

"عن عبداللّٰه بن عمرو انّ رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم مرّ بمجلس في مسجده فقال كلاهما على خير وّاحدهما افضل من صاحبه امّا هٰؤلاء فيدعون اللّٰه ويرغبون اليه فان شاء اعطاهم وان شاء منعهم وامّا هٰؤلاء فيتعلّمون الفقه او العلم ويعلّمون الجاهل فهم افضل وانّما بعثت معلّماً ثمّ جلس فيهم۔"

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۶)

"حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو جماعتوں کے پاس سے گزرے، جو مسجدِ نبویؐ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا، دونوں اچھا کام کر رہی ہیں

اور ان میں سے ایک، دوسری جماعت سے افضل ہے، یہ اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں اور اس کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ سو اگر چاہے تو اللہ ان کو ان کے سوالات کے عوض کچھ دے دے، اگر چاہے تو نہ دے اور یہ جماعت فقہ و علم حاصل کر کے جہلاء کو تعلیم دیتے ہیں۔ اور یہ افضل ہیں۔ بلاشبہ میں معلم اور استاد بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر آپ ﷺ تعلیم و تعلم والوں میں بیٹھ گئے۔"

"عن عون قال قال عبداللّٰه بن مسعود رضى اللّٰه تعالٰى عنه حريصان لا يشبعان صاحب العلم وصاحب الدّنيا ولا يستويان امّا صاحب العلم فيزداد رضى للرّحمٰن وامّا صاحب الدّنيا فيزداد في الطّغيان ثم قرأ، كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ ۙ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى۔"

(مشکوٰۃ شریف)

"حضرت عون رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے' انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو حریص سیر نہیں ہوتے۔ پہلا صاحبِ علم اور دوسرا صاحبِ مال۔ اور یہ دونوں شخص برابر نہیں۔ صاحبِ علم رحمٰن کی رضا زیادہ حاصل کر لیتا ہے، اور صاحبِ دنیا زیادہ سرکش ہو جاتا ہے۔"

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تصدیق کے لئے یہ آیات تلاوت فرمائیں:

"کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی۔"

"بلاشبہ انسان سرکش ہو جاتا ہے' جب اپنے آپ کو مالدار دیکھتا ہے۔"

"عن ابی امامۃ الباھلیؓ رضی اللہ عنہ قال ذکر لرسول اللّٰہ رجلان احدھما عابد والاٰخر عالم فقال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فضل العالم علی العابد کفضلی علٰی ادناکم ثم قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم انّ اللّٰہ وملائکتہٗ واھل السّمٰوات والارض حتّی النّملۃ فی جحرھا وحتّی الحوت لیصلّون علٰی معلّم النّاس الخیر۔"

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۴)

"حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا' رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو مردوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک ان میں عابد تھا اور دوسرا عالم۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم کو عابد پر اسی طرح بزرگی حاصل ہے' جس طرح مجھے فضیلت حاصل ہے تم میں سے ادنیٰ پر۔ پھر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ اُس کے فرشتے' تمام اہلِ آسمان اور تمام اہلِ زمین' حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی' لوگوں کو بھلائی سکھانے والے کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں۔"

استاد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نگاہ میں:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بحیثیتِ استاذ بڑی توقیر و تعظیم اور بے حد عزت و احترام کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آپؐ کے پاس بلند آواز سے بات تک نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے پکارا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت یہ آیات نازل فرمادیں:

"اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔"

(پ ۲۶)

"یقینا جو لوگ آپ ﷺ کو حجرات کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر عقل نہیں رکھتے! اور اگر وہ صبر کرتے جب تک آپ ﷺ ان کی طرف نکلتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔"

اور ساتھ ہی حکم نازل فرمایا کہ:

"لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ"۔

(پ ۲۶)

"نبی اکرم ﷺ کی آواز سے تم اپنی آوازیں بلند مت کرو"۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

"ابوک ثلاثۃ من ولدک ومن علمک ومن زوجک وخیر الاٰباء من علمک"۔

"تمہارے تین باپ ہیں: والد، استاد اور خسر اور ان میں افضل استاد ہے"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کا قول ہے:

"من علمنی حرفا فقد صیّرنی عبدا"۔

"جس نے مجھے ایک حرف بھی پڑھا دیا اُس نے مجھے اپنا غلام بنا لیا"۔

استاد کا احترام صلحاء کے نزدیک:

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کیچڑ سے بھرے ہوئے لڑکے کو محض اس لئے اٹھا کر گلے سے لگایا کہ وہ استاد کا فرزند ارجمند تھا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تک میرے استاد حماد رحمۃ اللہ علیہ زندہ رہے میں نے کبھی ان کے مکان کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے۔

خلیفہ وقت، اپنے استاد فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تعظیم کرتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے یہ مرتبہ استاد کی خدمت سے ملا ہے۔

ہارون الرشید خلیفہ عباسی یہ دیکھ کر ناراض ہوا کہ میرے بچوں کا استاد خود وضو کرتا ہے اور بچے پاس بیٹھے ہیں۔ کہنے لگا حضرت! یہ بچے کیا ادب سیکھیں گے، جب کہ یہ آپ کے پاؤں نہیں دھوتے؟ استاد نے فرمایا، آپ نے درست کہا مگر شرعاً وضو حتی المقدور خود کرنا چاہئے۔

حضرت ذوالنون مصری ایک ضعیفہ کا نام بڑی تعظیم و تکریم اور عزت و احترام سے لیا کرتے تھے۔ یہ وہ ضعیفہ تھی جو آپ کو ایک سفر میں ملی تھی اور اس ضعیفہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کون اور کہاں کے رہنے والے ہیں؟ آپ نے کہا میں ایک مسافر ہوں۔ ضعیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہوئے بھی کوئی غریب و مسافر اور بے گھر ہو سکتا ہے؟ اس کے

بعد حضرت ذوالنون مصری اس ضعیفہ کا بڑا احترام کرتے تھے۔
حضرت سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے جب تک استاد زندہ ہو شاگرد کو ادب سے رہ کر خاموشی اختیار کرنی چاہیے۔
جن ایام میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ مالٹا میں اسیرِ فرنگ تھے۔ مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے ساتھ مقید تھے۔ شیخ الہند کو ایک مرض کے باعث سردی کے موسم میں سخت تکلیف و اذیت ہوجاتی۔ سرد پانی سے وضو کرتے تو تکلیف میں اضافہ ہوجاتا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ پانی کا ایک لوٹا پیٹ سے لگا کر تمام رات لحاف اوڑھے لیٹے رہتے اور رات بھر جسم کی حرارت سے نیم گرم شدہ پانی صبح استاد کے وضو کے لئے پیش کردیتے۔ عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہا اور استاد محترم کو اس کی خبر تک نہ ہونے دی۔ اللہ اللہ کیسا اچھا وقت تھا کہ استاد کے ہر حکم کی تعمیل جان و دل سے ہوتی اور اس کا ادب و احترام ہر وقت مدِ نظر رکھا جاتا تھا اور اب ؟......
شاہ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حج کرنے کے بعد جب واپس آئے تو لکھنؤ میں اطلاع ملی کہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ انتقال فرما گئے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز، سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ تھے۔ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ صاحب کے عاشق تھے۔ یہ خبر سن کر سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سخت بے قرار ہوئے اور شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ فورا دہلی جاؤ اور معلوم کر کے آؤ کہ کیا واقعی میرے استاد شیخ دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں اور اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا ذاتی گھوڑا دیا۔ حضرت شاہ صاحب تمام راستہ گھوڑے کی باگیں تھامے پیدل چلتے رہے، لیکن گھوڑے کی زین پر بیٹھنے کی ہمت نہ ہوئی جس پر ان کے شیخ بیٹھتے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت شاہ صاحب کس قدر باادب آدمی تھے کہ اس زین پر بیٹھنا بھی سوئے ادب سمجھا جس پر ان کے شیخ بیٹھتے تھے!

(ارواحِ ثلاثہ)

سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں شاہ اسماعیل شہید تقریر نہ کرتے تھے، خاموش بیٹھے رہتے کہ میرے شیخ بیٹھے ہیں ان کی موجودگی میں کیا کہوں ؟

(ارواحِ ثلاثہ)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ہے کہ خواجہ باقی باللہ کے صاحبزادوں کو خط لکھتے ہیں :"ایں فقیر از سرتاپا غرق احسان ہائے والد شما است" یعنی فقیر سر سے پاؤں تک آپ کے والد کے احسانات میں ڈوبا ہوا ہے۔
ایک دیگر خط میں تحریر کرتے ہیں :"اگر مدت العمر سر خود راپامال اقدام خدمہ عقبہ

شاگردہ باشم ہیچ نہ کردہ باشم" آپ کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ اگر آپ کے آستانے کے خادموں کی عمر بھر خدمت کرتا رہوں تو پھر بھی آپ کا حق تو ادا نہ ہو سکے گا۔

(مکتوبات مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

بھاگ تو ایسے لوگوں کو ہی لگتے ہیں جو اپنے محسن کے احسانات فراموش نہیں کرتے۔اور جو اپنے محسن و مربی کا بے ادب ہے، وہ سرسبز کیونکر ہو سکتا ہے؟ یہود کو دیکھ لو کہ اپنے مربی کو دشمن جانتے تھے، اس جرم کی پاداش میں ان پر اللہ کی لعنتیں برسیں اور وہ مغضوب ہوئے۔

"ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاؤُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ"۔

شاگرد کو چاہئے کہ استاد کی موجودگی میں گربہ مسکین کی سی حالت رکھے، اس سے نظریں ملا کر بات نہ کرے، اس کے سامنے اکڑ کر کھڑا نہ ہو۔ ہر بات ادب سے پوچھے، معاندانہ سوال نہ کرے، بلکہ مفید طلب بات پوچھے اور ہر سوال کا سعادتمندانہ جواب دے۔ اسے ناراضی کا موقع نہ دے، اس کے ہر حکم کی تعمیل کرے۔ ہمیشہ استاد کے اسباق و اقوال پر عمل کرے، اس کی ذات و افعال پر نظر نہ رکھے، وہ بہرحال تمہارے نفع و ہدایت کے لئے کا ہے، جس قدر ممکن ہو، خدمت کرے۔

مفت طلب فرمائیں!

ادارہ تبلیغ اسلام اہل حدیث جام پور کی طرف سے درج ذیل لٹریچر فری تقسیم کیا جا رہا ہے:

۱۔ ولادت باسعادت اور مروّجہ عید میلاد (کتابچہ)

۲۔ عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت (اشتہار)

۳۔ جشنِ عید میلاد یا جشنِ بدعات؟ (〃)

درج ذیل پتہ سے مبلغ تین روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں:

محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام اہل حدیث
جام پور ضلع راجن پور۔ فون ۰۶۴۱/۶۷۲۱۸